محمد طاہر عبدالرزاق

جب بارہ سو صحابہ کرامؓ ختم نبوت پر نچھاور ہوگئے

یہ صدیق اکبرؓ کا عہد خلافت ہے ..... یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہ کرام کی لاشیں بکھری پڑی ہیں ..... کسی کا سر تن سے جدا ہے..... کسی کا سینہ چرا ہوا ہے..... کسی کا پیٹ چاک ہے..... کسی کی آنکھیں نکلی ہوئی ہیں..... کسی کی ٹانگ نہیں ہے..... کسی کا ہاتھ نہیں ہے..... کسی کا بازو کندھوں سے جدا ہے..... کسی کی ٹانگ جسم سے الگ پڑی ہے اور کسی کا جسد ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا ہے..... یہ بارہ سو صحابہؓ اپنے خون میں نہا کر یمامہ کے میدان میں اس شان سے چمک رہے ہیں کہ چرخ نیلوفری پہ چمکنے والے ستارے انہیں دیکھ کر رشک کر رہے ہیں...یوں محسوس ہو رہا ہے کہ آسمانی ہدایت سے ایک کہکشاں زمین پر اتر آئی ہے..... یہ کون لوگ ہیں؟

اہلِ دنیا! یہ وہ لوگ ہیں..... جنہیں اللہ کے نبی جناب محمد عربی ﷺ نے اپنی آغوشِ نبوت لے کر پروان چڑھایا..... جو مکتب نبوت محمدیہؐ کے فارغ التحصیل تھے..... جن کے سینوں میں ایمان اور قرآن خود رسول خاتم ﷺ نے اتارا تھا..... جنہیں اس دنیا میں ہی رب العزت نے جنت کے سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے تھے..... جو اس مرتبے کے مالک ہیں کہ آج کی پوری امت مل کر بھی ان میں سے کسی ایک کے برابر نہیں ہو سکتی.....!!!

یہ شہداء جو شہادت کی سرخ قبا پہنے استراحت فرما رہے ہیں..... ان میں سے سات سو حفاظ قرآن ہیں..... ستر بدری صحابہؓ ہیں جو کفر و اسلام کے پہلے معرکہ ''غزوۂ بدر'' میں اپنی جانیں ہتھیلیوں پر لے کر رسولؐ کے پرچم تلے میدان بدر میں اترے تھے..... اہلِ دنیا! یہ محمد عربی ﷺ کے دامن کے پھول تھے جو یمامہ کے میدان میں مسلے گئے..... یہ رسول رحمت ﷺ کی جھولی کے موتی تھے جو یمامہ کے میدان میں رل گئے ..... یہ سرورِ کائنات ﷺ کی پچھلی راتوں کے آنسو تھے جو خاکِ یمامہ میں جذب ہوگئے.....

اے افراد ملت اسلامیہ! ان عظیم ہستیوں نے کس مسئلہ کے لئے پردیس میں جا کر اپنی جانیں نچھاور کیں؟ کس مسئلہ کے لئے انہوں نے اپنی شمشیروں کو بے نیام کیا اور گھوڑوں پر بیٹھ کر بجلی کی سرعت سے یمامہ کی طرف لپک گئے؟

ہائے افسوس! صد افسوس..... وہ مسئلہ جسے آج ہم نے منبر و محراب سے نکال دیا ہے..... جو ہمارے دینی مدارس کے نصاب میں شامل نہیں ہے..... جو سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا نہیں جاتا..... یعنی ''مسئلہ ختم نبوت''

حضور اکرم ﷺ کے دعویٰ نبوت سے لے کر وصالِ نبوی تک تیس سال کے لگ بھگ جو عرصہ بنتا ہے، اس میں جتنے غزوات ہوئے..... جتنی جنگیں ہوئیں..... جتنے تبلیغی وفود دھوکہ سے شہید کئے گئے.....اور کفار کے مظالم سے جو صحابہ کرامؓ شہید ہوتے رہے، ان کی کل تعداد ۲۵۹ ہے یعنی پورے دور نبویؐ میں پورے اسلام کے لئے جو کل صحابہؓ شہید ہوئے ان کی تعداد ۲۵۹ اور صرف مسئلہ ختم نبوت کیلئے جو صحابہؓ شہید ہوئے، ان کی تعداد بارہ سو ہے ..... جن میں سے سات سو حفاظ قرآن ہیں .....!!!

جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے پاس چالیس ہزار جنگجوؤں کا لشکر تھا.....مال و دولت کے بھی ڈھیر تھے..... ادھر

مسلمان وصالِ نبویؐ کے غم سے نڈھال تھے.... طرح طرح کے فتنے کھڑے ہوگئے تھے..... حالات انتہائی نامساعد تھے..... مدینہ منورہ کی نوزائیدہ ریاست کو ہر طرف سے خطرہ تھا..... لیکن سیدنا صدیق اکبرؓ نے تختِ ختمِ نبوت اور تاجِ ختمِ نبوت پر ڈاکہ زنی کو برداشت نہ کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ صدیقؓ تو زندہ ہو اور اس کے آقا ﷺ کی مسندِ نبوت پر کوئی بدطینت بیٹھنے کی ناپاک جسارت کرے.....!!!

یارِؓ غار نے خطرناک حالات کی بالکل پرواہ نہ کی اور مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کیلئے پہلا لشکر حضرت شرجیلؓ کی قیادت میں روانہ کیا لیکن مسیلمہ کذاب نے اس لشکر کو شکست دی.... دوسرا لشکر حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی قیادت میں روانہ کیا لیکن مسیلمہ کذاب کی فوج نے اس لشکر کو بھی شکست دی۔ فولادی عزم کے مالک جناب صدیق اکبرؓ نے ہمت نہ ہاری۔ حضرت شرجیلؓ اور حضرت عکرمہؓ دونوں کو ہدایت جاری کی کہ مدینہ لوٹ کر مت آنا۔ تمہارے آنے سے بد دلی پھیلے گی۔ تم دونوں وہیں پر انتظار کرو، میں تمہاری مدد کیلئے خالد بن ولیدؓ کے لشکر کو روانہ کر رہا ہوں۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ یمامہ پہنچتے ہیں اور مسلمانوں کا لشکر مسیلمہ کذاب کے لشکر کے سامنے صف آراء ہوتا ہے۔ اہل یمامہ بڑی بہادری سے جم کر لڑتے ہیں۔ دونوں طرف سے گھمسان کی جنگ ہوتی ہے اور انسانی جسم گاجر مولی کی طرح کٹ کٹ کر زمین پر گرتے ہیں۔ مسلمان بڑی جانثاری سے لڑتے ہیں، لیکن مسیلمی لشکر سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہے۔ آخر حضرت خالد بن ولیدؓ جنگ میں کھڑے مسیلمہ کذاب کو دیکھ کر عقاب کی طرح اس کی طرف لپکتے ہیں اور ساتھیوں کے ساتھ یکبارگی زبردست حملہ کرتے ہیں، جس سے مسیلمیوں کے قدم اکھڑ جاتے ہیں۔ مسلمان شیروں کی طرح دھاڑتے ہوئے مسیلمہ کذاب کی فوج پر پل پڑتے ہیں اور انہیں تیزی سے قتل کرنے لگتے ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو فتح عطا کرتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے چالیس ہزار لشکر میں سے ستائیس ہزار سپاہی میدانِ جنگ میں مارے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی مسیلمہ کذاب بھی جہنم واصل ہوجاتا ہے اور اس کی جھوٹی نبوت بھی مجاہدینِ ختمِ نبوت کے ہاتھوں میدانِ یمامہ میں ہمیشہ کے لئے دفن ہوجاتی ہے لیکن اس جنگ میں مسلمانوں کا بھی ایسا نقصان ہوتا ہے جو اس سے قبل اسلامی تاریخ میں کبھی نہ ہوا تھا.... بارہ سو صحابہ کرامؓ نے خود کو خاک و خون میں تڑپا دیا لیکن جھوٹی نبوت کے وجود کو برداشت نہ کیا۔ انہوں نے اپنی بیویوں کو بیوہ کرلیا، اپنے لاڈلے بچوں کو داغِ یتیمی دے دیا، بوڑھے والدین کے بڑھاپے کی لاٹھیوں کو توڑ دیا، اپنے پیارے وطن مدینہ منورہ کو خیرباد کہہ دیا مسجدِ نبویؐ اور روضۂ رسولؐ سے جدائی برداشت کرلی لیکن ان کی غیرت جھوٹی نبوت کو برداشت نہ کرسکی۔

مسلمانو! صحابہؓ کے عہد کا جھوٹا مدعی نبوت کذاب تھا اور ہمارے عہد کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا قادیانی ہے۔ جتنے خطرناک مسیلمہ کے پیروکار تھے، اس سے کہیں زیادہ خطرناک مرزا قادیانی کے پیروکار ہیں۔ مرزا قادیانی اور اس کی شیطانی جماعت کا کفر و ارتداد مسیلمہ کذاب اور اس کی ابلیسی پارٹی سے زیادہ موذی ہے۔

آج جب میں کسی مسلمان کو قادیانی سے ہاتھ ملاتے دیکھتا ہوں.... تو مجھے صحابہؓ کے کٹے ہوئے ہاتھ یاد آجاتے ہیں.... جب میں کسی مسلمان کو قادیانی سے بغل گیر ہوتے اور قادیانی کے گلے میں بازو حمائل دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے کٹے ہوئے بازو تڑپانے لگتے ہیں.... جب میں کسی مسلمان کو پاؤں گھسیٹتے ہوئے کسی قادیانی کے گھر میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے کٹے

ہوئے پاؤں رلانے لگتے ہیں .... جب میں کسی مسلمان کو کسی قادیانی سے ٹھنڈی میٹھی باتیں کرتا سنتا ہوں تو میرے کانوں میں میدان یمامہ میں مرتدین کے خلاف لڑتے ہوئے صحابہؓ کی زبان سے تکبیر کی ولولہ انگیز صدا گونجنے لگتی ہیں.... جب میں کسی مسلمان کو قادیانیوں کی شادیوں میں ہنس ہنس کر شامل ہوتے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے یتیم بچے یاد آ جاتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ بھی کلمہ طیبہ پڑھتے تھے.... یہ ''مسلمان'' بھی کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں.... صحابہ کرامؓ بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی تھے.... یہ ''مسلمان'' بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا اقرار کرتے ہیں.... صحابہ کرامؓ بھی عقیدہ ختم نبوت پر پکا یقین رکھتے تھے.... یہ ''مسلمان'' بھی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے کے پرزور دعوے دار ہیں .... لیکن صحابہؓ کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں سے جنگ.... ان کی ختم نبوت کے باغیوں سے دوستی.... ان کا عقیدۂ ختم نبوت پر سب کچھ قربان....

ان کے ختم نبوت کے باغیوں سے کاروبار.... انہوں نے نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس پر اپنا گوشت اور لہو قربان کر دیا.... یہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کو بھی تیار نہیں.... یہ تفاوت کیوں؟ قول و فعل میں اتنا خوفناک تضاد کیوں؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے کلمہ طیبہ صرف حلق سے اوپر اوپر پڑھا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا اعلان صرف نوکِ زبان تک ہے؟ کیا عقیدہ ختم نبوت پر ایمان ہونے کا اعلان صرف فضا میں الفاظ باری تو نہیں؟ کیا عشق رسول کا دعویٰ محض سخن طرازی تو نہیں؟ کیونکہ ان کے کردار ان کے دعویٰ کی نفی کر رہا ہے....

مسلمانو! جس جسم کے رگ و ریشہ میں حضور ﷺ کی محبت ہوتی ہے..... وہ جسم قادیانیوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتا..... وہ جسم قادیانیوں سے بغل گیریاں نہیں کرتا..... وہ جسم کسی قادیانی کی تقریب میں شامل نہیں ہو سکتا.....

آیئے! اپنے اپنے جسم میں محبت رسول کو دیکھتے ہیں.... کیونکہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور موت کا فرشتہ گھات لگائے بیٹھا.... اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہے... اور پھر موت کا پوسٹ مارٹم ہمارا سب کچھ ہمارے سامنے رکھ دے گا....!!!

آزادی کی انقلابی تحریک

فوجی بھرتی بائیکاٹ 1939ء ۞ مؤلف محمد عمر فاروق
(قیمت 150 روپے)

۞ جنگ عظیم دوم میں ہندوستان سے انگریزی فوج میں بھرتی کے خلاف ایک عظیم تحریک ۞ فوجی بھرتی کے خلاف ہندوستان بھر میں مجلس احرار اسلام کی پہلی اور تنہا آواز ۞ اکابر احرار کی جرأت و کردار ۞ آزادی کے گمنام کارکنوں کا تذکرہ ۞ قربانی و ایثار کی لازوال داستان ۞ ایمان پرور واقعات اور کفر شکن مہمات ۞ تاریخ آزادیٔ ہند کے اس روشن باب پر پہلی کتاب

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان (فون: 511961)